بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ ... عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۱۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۱۵ اخاء ۱۳۴۲ ہش ۲۵ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۴۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۴/ اکتوبر ۸ بجے صبح

پرسوں دن بھر تو حضور کی طبیعت اچھی رہی لیکن شام کے وقت بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ کل حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ رات کے پہلے حصہ میں تو نیند آ گئی۔ لیکن ایک بجے آنکھ کھل گئی۔ پھر ۳ بجے آنکھ لگی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت تضرع اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

استغفار کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے

جسے قوت اور استقامت لینی مطلوب ہو اسے چاہیئے کہ استغفار کرے

وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ یاد رکھو کہ دو چیزیں اس اُمت کو عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کے اٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے اسی طرح پر روحانی مگدر استغفار ہے اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے۔ دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان ان جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ سے روکتے ہیں۔ پس استغفار کے یہی معنے ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کر کے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں ان پر غالب آوے۔ اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھلائے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو قسم کے مادے رکھے ہیں۔ ایک سمی مادہ جس کا موکل شیطان ہے اور دوسرا تریاقی مادہ ہے جب انسان تکبر کرتا ہے اور اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے اور تریاقی چشمہ سے مدد نہیں لیتا۔ تو سمی قوت غالب آجاتی ہے۔ لیکن جب اپنے تئیں ذلیل و حقیر سمجھتا ہے اور اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت محسوس کرتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چشمہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے اس کی روح گداز ہو کر بہہ نکلتی ہے۔ اور یہی استغفار کے معنی ہیں یعنی یہ کہ اس قوت کو پا کر زہریلے مواد پر غالب آجاوے۔

غرض اس کے معنی یہ ہیں کہ عبادت پر یوں قائم رہو اول رسول کی اطاعت کرو۔ دوسرے ہر وقت خدا سے مدد چاہو۔ ہاں پہلے اپنے رب سے مدد چاہو جب قوت مل گئی تو تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ یعنی خدا کی طرف رجوع کرو۔"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴/ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت دو تین روز بہتر رہنے کے بعد اب پھر ناساز ہو گئی ہے درد گردہ اور ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

انتخاب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور شہر کے قائد برائے ۶۵-۱۹۶۳ء کا انتخاب مورخہ ۱۸/۱۰/۶۳ بروز جمعہ بعد نماز جمعہ دار الذکر میں ہوگا۔ اس لئے لاہور کے تمام خدام جمعہ کی نماز دار الذکر میں ادا کریں۔ اور جلسہ میں شرکت فرماویں۔ (مہتمم)

درخواست دعا

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب سائنسی مشیر اعلیٰ صدر پاکستان آجکل یورپ اور امریکہ کے دورہ پر ہیں۔ اس دورہ میں آپ اہم سائنسی موضوعات پر لیکچر دیں گے۔ نیز ان دنوں "نوبل پرائز" کا معاملہ بھی زیر غور ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو آپ کو اعلیٰ ترین کامیابیوں سے نوازے اور بنی نوع انسان کی بیش از بیش خدمات کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ اکتوبر ۶۳ء

سیاست تبلیغ و اشاعت کے رستے میں حائل رہی ہے

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حین حیات میں تو مسلمانوں میں کسی قسم کا سیاسی وغیرہ تفرقہ نہیں پیدا ہوا اگرچہ آپکے عہد ہی میں مسلمانوں کو بہت سی فتوحات حاصل ہو چکی تھیں۔ مگر آپ کے وجود نے سب مسلمانوں کو ایک ہی سیاسی لڑی میں پروئے رکھا بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ جتنا ہر کسی قسم کی سیاسی تنظیم بھی موجود نہیں تھی۔ آپ کی ذات میں ہر بات کی انتہا ہوتی۔ آپ کا فیصلہ آخری فیصلہ سمجھا جاتا اگرچہ آپ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مشورہ سے تمام کام سرانجام دیتے مگر جب آپ عزم کر لیتے تو تمام جھگڑے اور مخالفانہ آراء ختم ہو جاتیں۔

صحیح یہی ہے کہ آپ کی وفات کے فوراً بعد مسلمانوں میں سیاست کے بیج اُگنے شروع ہو گئے۔ چنانچہ آپ کی آنکھ ابھی بند ہوئی ہی تھی کہ ساعدہ بنی ثقیفہ میں انصار نے اجتماع کر کے خلافت الرسول کو اپنا حق سمجھ کر اپنے میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کرنا چاہا۔ ان کی نظر میں بات سیدھی تھی کہ یثرب ان کا ہی ملک تھا اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مہاجرین بطور مہمانوں کے آئے تھے۔ اب چونکہ ایک طرح کی اسلامی حکومت قائم ہو چکی تھی اس لئے انصار کے خیال میں اس کا سربراہ بھی انہی میں سے ہونا چاہیئے تھا۔

ابھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تجہیز و تکفین بھی نہیں ہوئی تھی کہ حضرت صدیقؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ کو انصار کے اجتماع کی خبر پہنچی آپ حضرات خطرہ محسوس کر کے ساعدہ بنی ثقیفہ میں پہنچے اور معاملہ کو بگڑنے نہ دیا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ تقریباً اتفاق رائے سے خلیفہ اوّل منتخب ہو گئے۔ موجودہ شیعہ فرقہ کا کہنا ہے کہ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دل سے یہ فیصلہ منظور نہیں تھا اور وہ خلافت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریبی تعلقات کی وجہ سے ۔۔۔۔۔ اپنا حق سمجھتے تھے۔ واللہ اعلم۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ آپ کے نام پر بعد میں ایک ایسا فرقہ ظہور میں آیا جس کی وجہ سے مسلمانوں میں آج تک ہمیشہ ہنگامہ برپا رہا ہے۔

بہرحال مسلمانوں میں سیاسی اختلافات شروع ہی سے پیدا ہو گئے۔ اور اگرچہ ان اختلافات کے باوجود اسلام پھیلتا چلا گیا مگر اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان سیاسی اختلافات نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت پر نہایت اہم منفی اثر ڈالا ہے۔

دوسرے مذاہب خاص کر بنی اسرائیل میں بھی سیاست نے قوم کے تفرق و تشتت میں بڑا اہم حصہ لیا ہے مگر اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ اسلام کے نام پر سیاسی اقتدار پر قابض ہونے کی کشمکش اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں بے طرح حائل رہی ہے۔ اور آج ہم جو مسلمانوں کو متحارب فرقوں میں بٹا ہوا دیکھتے ہیں تو اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ اختلاف عقائد کی بناء پر مسلمانوں میں ہمیشہ خانہ جنگی چلی آئی ہے اور تاریخ دان جانتے ہیں کہ یہی خانہ جنگی بڑھ کر آخر مسلمانوں کی سیاسی طاقت کو بھی مضمحل کرنے کا باعث ہوئی ہے۔ افسوس یہ ہے کہ آج تک ہمارے اہل علم حضرات نے اس طرف توجہ نہیں کی اور نہ اس بات پر کماحقہ غور کرنے کی زحمت گوارا کی ہے۔ بلکہ مسلمانوں کو یہی تاثر دیا ہے کہ اسلام سیاست اور سیاست اسلام ہے اور بغیر تلوار کے اسلام دنیا میں پھول پھل نہیں سکتا۔ اس کا نتیجہ غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کی رکاوٹ کی صورت میں تو جو ہوا ہے سو ہوا ہے خود مسلمانوں کی ذہنیت ایسی بن گئی ہے کہ جب سیاسی تفوق نے ان کا ساتھ چھوڑا تو انہوں نے بھی دل چھوڑ دیا اور مایوسیوں کا شکار ہو کر رہ گئے ہیں۔

اس ذہنیت کا تقاضا یہ رہا ہے کہ اسلام کی تجدید و احیاء کے لئے جو بھی تحریک اٹھی ہے وہ آخر میں سیاست بازی میں گم ہو کر رہ گئی ہے۔ زمانہ قدیم کو چھوڑیئے زمانہ حال میں حضرت محمد بن عبدالوہابؒ مہدی سوڈانی سید احمد بریلوی اور سنوسی کی تحریکوں کی بات تو ابھی تازہ ہی ہے۔ یہ تمام تحریکیں شروع شروع میں خالص دینی مقاصد لے کر اٹھیں مگر آخر کار سیاست نے ان کو ایسا بچھاڑا کہ ان کے سربراہوں کا کچھ دینی کام تو نقش کی صورت میں باقی رہ گیا مگر وہ اسلام کی تجدید و احیاء میں کوئی بھی قابل قدر کام نہیں کر سکیں۔

ہفت روزہ ایشیا مورخہ ۱۳ اکتوبر میں "سنوسی" تحریک کے کچھ کوائف بطور تلخیص و ترجمہ سید رضوان علی کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ ہم یہ مضمون الفضل کی اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ ایشیا سے نقل کر رہے ہیں۔ ان کوائف کو پڑھ کر معلوم ہو جاتا ہے کہ کس طرح ایک طاقتور دینی تحریک جس نے شمالی افریقہ میں کافی وسعت حاصل کر لی تھی محض سیاست کی وجہ سے تباہ ہو کر رہ گئی۔ چنانچہ اس مضمون کا خلاصہ مندرجہ ذیل الفاظ میں خود "ایشیا" نے زیب عنوان بنایا ہے:-

"سنوسی تحریک مسلمانوں میں جذبۂ ایمان بیدار کرنے کے لئے ظہور میں آئی تھی تاکہ وہ اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔ اس کے نتیجے کے طور پر ایک وسیع و عریض سلطنت حاصل ہوئی۔ بے شک یہ ایک بڑا کارنامہ تھا لیکن جب انہیں ایک خطہ زمین حاصل ہو گیا تو اسلامی نظام زندگی کو جو سنوسی تحریک کا مقصد وجود تھا۔ چند افراد یا چھوٹے چھوٹے گروہوں پر نہیں بلکہ پوری قوم پر نافذ کرنے کے لئے یہ لوگ کس حد تک تیار ہوئے؟ —— اس سوال کا جواب آج تک باقی ہے۔"

(ایشیا مورخہ ۱۳؍۱۰ صفحہ ۵)

ہمارا یقین ہے کہ اگر یہ تحریک جو خالص دینی جذبات کے ساتھ اٹھائی گئی تھی اگر سیاست سے دوچار نہ ہوتی تو آج شاید ساری دنیا کو اپنے گھیرے میں لے لیتی۔ جب تک اس تحریک کے رجحانات سیاست کی طرف نہیں ہوئے تھے یہ پھیلتی چلی گئی اور ایک زاویہ سے سینکڑوں زاویوں کے چراغ روشن کر گئی لیکن جب یہ حکومت قائم کرنے کی طرف جھکی تو اب صرف ایک بادشاہی بن کر رہ گئی ہے اور اسلام کی اشاعت جہاں تھی وہیں رک کر رہ گئی۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلام کو سیاست کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور کہ کسی اسلامی تحریک کو سیاست میں حصہ نہیں لینا چاہیئے لیکن اسلام کے نام پر کسی جماعت کا سیاسی پارٹی کے طور پر ظہور کرنے کا نتیجہ ہمیشہ یہی ہوا ہے کہ اسلام تو آخر پس پشت جا پڑا ہے اور سیاست پیش پیش ہو جاتی رہی ہے۔ چنانچہ مضمون نگار سنوسی تحریک کے متعلق لکھتا ہے:-

"سنوسی اعظم نے تحریک کو روحانی اور اخلاقی مقاصد کے ساتھ شروع کیا تھا وہ چاہتے تھے کہ مسلمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے خالص اسلام کو اختیار کریں وہ بدعات کے سخت خلاف تھے ان کے زاویوں کا مقصد بھی یہی تھا کہ وہاں ان کے متبعین قرآن و سنت کے مطابق خالص اسلامی زندگی گزار سکیں وہ خود ایک عظیم صوفی تھے اور انہیں بخوبی احساس تھا کہ روحانی روشنی کے بغیر انسان اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتا ہے اور مذہبی احکامات کی اہمیت کو پوری طرح سمجھنے سے قاصر رہ جاتا ہے۔ زاویوں کی وسعت اور افریقیوں کے تبدیل مذہب نے اس تبلیغی تحریک کو یورپ سے متصادم کر دیا چنانچہ سنوسی دوم کے دور قیادت میں اس کی سرگرمیوں کو وسعت دی گئی اور اسے یورپ کے خلاف صف آرا کیا گیا مقصد یہ تھا کہ تحریک کو نظم و ضبط میں رکھا جائے اور اس کے کارناموں کو مجتمع کیا جائے تاکہ مسلمان مغرب کے ثقافتی حملوں سے اپنا دفاع کر سکیں لیکن آہستہ آہستہ دوسری سرگرمیاں بڑھتی چلی گئیں۔ اور فرانسیسیوں اور اطالویوں کے دباؤ نے انہیں مجبور کر دیا کہ وہ اپنے آپ کو فوجی طریقے سے منظم کریں اور جنگ آزما ہوں۔ جنگ عالمگیر ثانی نے اس ترتیب کو بالکل ہی الٹ دیا۔ اب بجائے اس کے کہ یورپ سے وہ علیحدہ رہیں۔ انہیں اتحادیوں کے ساتھ مل کر جرمنوں کے خلاف جنگ لڑنی پڑی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تحریک اپنے اصلی مقصد کے نقطۂ نظر سے ختم ہو کر حصول اقتدار کی ایک جد و جہد میں تبدیل ہو گئی۔"

(ایضاً صفحہ ۶)

بات دراصل یہ ہے کہ تجدید و احیائے دین اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے اور یہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کام کے لئے کھڑا نہ ہو۔ محض کسی کا بڑا صوفی یا عالم فاضل ہونا اور بڑا مخلص ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ ہم ان لوگوں کی تعریف ضرور کرتے ہیں جو اپنے طور پر تجدید و احیائے اسلام کے لئے کھڑے ہوئے انہوں نے بیشک کچھ بیداری بھی پیدا کی لیکن ان کی تحریکوں کا انجام یہی ہوا کہ وہ سیاست کے خارزار میں گھر کر رہ گئیں۔

(باقی)

مشرقی نائیجیریا میں تبلیغ اسلام

ایک یورپین احمدی کا کامیاب دورہ اور تقاریر ٭ تبلیغی جلسے

٭ عید الاضحیہ کی تقریب

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب بی۔اے ۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

عید الاضحی کی تقریب

یہاں ہمارے احباب کی اکثریت چونکہ نومسلم ہے اس لئے عید سے قبل انہیں اس عید کی تفصیلات بتائی گئیں اور مسائل سکھائے گئے ۔ حج اور قربانی کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں ۔ نیز اس مرتبہ جانوروں کی قربانی کی اہمیت بتا کر قربانی کرنے کی تلقین کی گئی ۔ چنانچہ کئی احباب نے بکرے خرید کر قربانی دی ۔ جو احباب یہاں سے باہر رہتے ہیں ۔ انہیں نماز عید کی اطلاع بھجوائی گئی ۔ یہ سب احباب عید کے روز تشریف لائے اور نماز میں شریک ہوئے ۔ نماز ادا کرنے کا انتظام ہماری زیر تعمیر مسجد میں ہی کیا گیا صبح ۸ بجے سے لوگ نماز کے لئے آنے شروع ہو گئے ۔ چونکہ کئی احباب نے دور سے آنا تھا ۔ اس لئے ۹ بجے کے بعد نماز پڑھی گئی ۔ اس عرصہ میں احباب بلند آواز سے تکبیریں کہتے رہے ۔ نماز کے بعد خطبہ میں خاکسار نے عید الاضحیہ کا پس منظر بیان کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا واقعہ بتایا ۔ اور قربانی کی اہمیت اور روح واضح کی ۔ نیز بتایا کہ ہر زمانے میں حالات کے مطابق لوگوں سے مختلف قسم کی قربانیوں کا مطالبہ ہوتا ہے ۔ اس زمانہ میں سب سے اہم کام اشاعت اسلام کا ہے ۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ۔

نماز کے اختتام پر دوست ایک دوسرے کو عید ملے اور پھر جلوس کی شکل میں تکبیریں کہتے ہوئے گھروں کو واپس ہوئے ۔ حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے ۷۰ کے قریب تھی اور عید الفطر کی نسبت ۲۰ افراد زیادہ تھے

جناب ناصر نکولسکی صاحب کی آمد

اس سال کے شروع میں ہمارے جرمن نومسلم بھائی جناب ناصر نکولسکی صاحب جو ایک دو مرتبہ پاکستان بھی تشریف لے جا چکے ہیں بطور آنریری مشنری مغربی افریقہ کے دورہ پر تشریف لائے ۔ آپ کچھ عرصہ سیرالیون اور غانا میں قیام کرنے کے بعد نائیجیریا پہنچے ۔ یہاں لیگوس میں ریڈیو پر تقاریر اور دیگر مصروفیات کے علاوہ آپ نے ملک کے مختلف حصوں کا دورہ کیا ۔ اور متعدد مقامات پر پبلک جلسوں میں اسلام کے متعلق تقاریر کیں ۔ یورپ میں اسلام کے حالات بتائے ۔ اور اس ضمن میں وہاں جماعت احمدیہ کی خدمات پر روشنی ڈالی

اپریل کے وسط میں جناب مولانا نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے جناب ناصر صاحب کو ایک ہفتہ کے لئے مشرقی نائیجیریا کے دورہ پر ہمارے ہاں بھیجا آپ ۱۸ اپریل کی صبح کو ایک مقامی احمدی بھائی ... Sanya olu کی معیت میں یہاں پہنچے ۔ ہم نے فوراً ان کی آمد سے اپنے احباب کو مطلع کیا چنانچہ مغرب کی نماز میں اکثر احباب جمع ہو گئے ۔ اور خوشی خوشی اپنے جرمن بھائی سے ملے ۔ خوش آمدید کہا ۔ تعارف کے بعد دوست ان سے جرمنی میں احمدیوں کے حالات پوچھتے رہے ۔ اگلے روز نماز جمعہ کے لئے سب احباب مسجد میں جمع ہوئے نماز کے بعد جناب ناصر صاحب نے قریباً پون گھنٹہ دوستوں سے خطاب فرمایا ۔ اس خطاب میں اور بہت سی باتوں کے علاوہ آپ نے جماعتی نظام کی اہمیت بیان فرمائی ۔ اور بتایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے ہمیں ہمیشہ اس کی قدر کرنی چاہیئے اور اس کے دامن سے وابستہ رہنا چاہیئے ۔

اتوار کو یہاں کی مارکیٹ کے میدان میں ایک پبلک جلسہ کا انتظام کیا گیا ۔ اشتہار چھپوا کر اور دیگر ذرائع سے اس علاقہ کے لوگوں کو اس سے آگاہ کیا ۔ اور شمولیت کی دعوت دی ۔ ساڑھے ۴ بجے شام کا وقت مقرر تھا ۔ لوگ کثرت سے آئے ۔ شروع میں میں نے بائیبل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کے بارہ میں تقریر کی ۔ نیز محترم ناصر صاحب کا حاضرین سے تعارف کرایا ۔ آپ نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے تفصیل سے اپنے حالات بتائے کہ کس طرح آپ ایک عیسائی خاندان میں پیدا ہوئے ۔ اسی ماحول میں پرورش پائی اور جوان ہو کر عیسائیت سے ہی پوری دلچسپی رہی نیز بتایا کہ کس حد تک انہیں اسلام اور بانی اسلام سے نفرت تھی اور اسلام کو وہ کس رنگ میں خوفناک اور وحشیانہ مذہب تصور کرتے تھے ۔ پھر آپ نے جرمنی میں جماعت احمدیہ کے مشن اور مسجد کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح ان کا احمدی مبلغین سے رابطہ قائم ہوا اور گفتگو اور کتب کے مطالعہ کے ذریعہ اسلام کے متعلق ان کے نظریات تبدیل ہوئے اور آہستہ آہستہ آخر قبول اسلام کی توفیق ملی ۔ آپ نے فرمایا کہ تمام اسلامی ممالک کا دورہ کرنے کے بعد میرا پختہ ایمان ہے کہ اس وقت احمدیت ہی دنیا میں صحیح اسلام ہے اور احمدی لوگ ہی صحیح مسلمان اور اسلام کے لئے قربانی کرنے والے لوگ ہیں ۔ اور احمدیت کے ذریعہ ہی اسلام پورے طور پر دنیا میں غالب آئیگا ۔ بعد ازاں آپ نے اسلام اور عیسائیت کی تعلیمات کا موازنہ کرتے ہوئے اسلام کی برتری ثابت کی ۔

تمام حاضرین نے جناب ناصر صاحب کی تقریر پورے انہماک اور توجہ سے سنی ۔ تقریر کے بعد آپ نے بہت سے سوالات کے جواب بھی دیئے ۔ شام کے ۷ بجے ہمارا یہ اجلاس ختم ہوا ۔

مشرقی نائیجیریا کے دو اور اہم شہروں Onitsha اور ABA میں بھی اسی طرح تبلیغی جلسوں کا انعقاد ہوا ۔ جہاں محترم ناصر احمد صاحب نے تقاریر کے علاوہ پروجیکٹر کے ذریعہ قادیان ربوہ اور یورپ میں مساجد و تبلیغ اسلام سے متعلق بہت سی تصاویر بھی دکھائیں اور احمدیہ جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ABA شہر میں بہت سے دیگر معززین کے علاوہ ایک امریکن پروفیسر جو وہاں ایک کالج میں ملازم ہیں بھی ہمارے اس اجلاس میں شریک ہوئے ۔ نیز انتظامات میں حصہ لیا ۔ گذشتہ سال نومبر میں بھی یہ ABA میں کچھ عرصہ کے لئے قیام پذیر تھا ۔ یہ پروفیسر صاحب اس وقت احمدیت قبول کر کے اسلام میں داخل ہوئے تھے ۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جناب ناصر صاحب کا یہ دورہ بہت مفید رہا ۔ لوگوں نے محسوس کیا کہ اسلام نہ صرف افریقہ میں پھیل رہا ہے بلکہ آہستہ آہستہ یورپ میں بھی قدم جما رہا ہے ۔ ہر جگہ لوگوں نے بڑی دلچسپی سے آپ کی باتیں سنیں ۔ یہاں کے لوگ خاص طور پر اس بات سے متاثر ہوئے کہ اب تک ان کا تجربہ یہی تھا کہ جب کبھی کوئی یورپین شخص تبلیغ کے لئے کھڑا ہوا ۔ اس نے عیسائیت ہی کی تبلیغ کی ۔ اور اسلام کے خلاف باتیں بتائیں ۔ اب ان کے لئے یہ تبدیلی بہت عجیب تھی کہ اسی یورپ سے آنے والا ایک شخص اسی رنگ و نسل کا ایک فرد انہیں عیسائیت کی نہیں بلکہ اسلام کی تبلیغ کر رہا ہے اور عیسائیت کی کمزوریاں گنوا رہا ہے ۔

تبلیغی جلسے و ملاقاتیں

تبلیغی جلسوں کے لئے ایک خاص پروگرام بنایا گیا ۔ اور اس کے مطابق اس علاقہ کی ہر دو جگہ جہاں مارکیٹ وغیرہ کی وجہ سے کچھ لوگ جمع ہوتے ہیں جلسے منعقد کئے گئے ہر اتوار کو باقاعدگی سے اجلاس ہوتے رہے ۔ تقاریر کے علاوہ مناسب طور پر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا Truth کی اشاعت کے لئے کوشش کی گئی ۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر ہفتہ ۵۰ کے قریب کاپیاں تقسیم ہو جاتی ہیں ۔ انفرادی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا ۔ یہاں تشریف لانے والے احباب کو اسلام و احمدیت کے متعلق معلومات بہم پہنچائی جاتی رہیں اور بہت سے لوگوں کے ہاں خود جا کر پیغام حق پہنچایا ۔

تعلیم و تربیت

صبح کی نماز کے بعد درس قرآن مجید دیا جاتا رہا اور مغرب سے عشاء تک نماز وغیرہ سکھانے کا سلسلہ جاری رہا ۔ اسلام و احمدیت کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی گئی ۔ بعض احباب کے سوالات کے جوابات بھی دیئے جاتے رہے ۔ تین نوجوان اور چند بچے تفسیر القرآن پڑھتے ہیں ۔ Onitsha اور Oboro میں دو تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے ۔ جماعتی چندوں کی ادائیگی کے لئے خاص طور پر توجہ دلائی ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے ۔ آمین

ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور کی ایک غلط بیانی

(محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد)

عزیز مسعود احمد صاحب نے کوئٹہ سے ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۳ء کا ایک تراشہ بھیجا ہے جس میں زیر عنوان "محمد حسین نگینہ قادیانی (حالی ربوہ) کا قبول اسلام" لکھا ہے:-

"ضلع لائل پور کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ عثمانیہ کے صدر مدرس و خطیب عثمانیہ حنفیہ مسجد مولانا عبدالحی عابد جمعۃ المبارک میں عصمت انبیاء کے موضوع پر تقریر فرما رہے تھے تقریر سے متأثر ہو کر محمد حسین نگینہ قادیان والا ولد نواب دین قوم شیخ حال مقیم ربوہ نے مولانا کے ہاتھ پر مرزائیت سے توبہ کی اور اسلام قبول کر لیا موصوف نے اپنی سابقہ زندگی کے تمام خرافات سے توبہ کر لی ہے"

اس تراشہ کے ملنے پر محمد حسین نگینہ کے متعلق ہم نے تحقیقات کروائی تو معلوم ہوا کہ وہ ربوہ میں رہا کرتا تھا لیکن مدت ہوئی وہ ربوہ سے جا چکا ہے۔ اور یہ شخص کبھی جماعت احمدیہ میں داخل نہیں ہوا۔ چنانچہ اس کے متعلق ہم دو حلفیہ شہادتیں ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ایک اس کے چچا زاد بھائی عبدالعزیز ولد فضل دین کی ہے اور ایک چراغ الدین صاحب نانبائی کی جس کے پاس وہ اپنی گذران کے لئے کام کیا کرتا تھا۔

عبدالعزیز ولد فضل دین کی شہادت

"رسالہ خدام الدین میں جو نوٹ محمد حسین نگینہ کے متعلق احمدیت سے انکار اور قبولیت اسلام کے بارہ میں شائع ہوا ہے میں نے وہ سنا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ محمد حسین نگینہ میرا چچا زاد بھائی ہے۔ ہم تقسیم ملک سے پہلے قادیان میں رہتے تھے اور میرا یہ چچا زاد بھائی ہرگز احمدی نہ تھا۔ اور نہ ہی اس نے کبھی بیعت کی۔ اس لئے یہ بیان سراسر جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے"

نشان انگوٹھا عبدالعزیز ولد فضل دین

چراغ دین نانبائی کی شہادت

"محمد حسین نگینہ کا اعلان "خدام الدین" مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۳ء میں پڑھ کر کہ اسنے احمدیت سے توبہ کر لی ہے۔ سخت حیرت ہوئی میں اُسے بچپن سے جانتا ہوں۔ قادیان میں اور ہجرت کے بعد بھی اس کے حالات سے پوری طرح واقف ہوں۔ میں اُسے روزی کمانے کے سلسلہ میں بعض کام بھی سکھائے میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر یہ کہتا ہوں کہ محمد حسین نے کبھی بیعت نہ کی تھی اور نہ ہی وہ احمدی تھا۔ اس لئے احمدیت سے توبہ کا اعلان محض دھوکہ دہی ہے اور اس کا یہ سارا کھیل لوگوں سے مال وغیرہ بٹورنے کے لئے ہے۔ دینی حالت اس کی یہ تھی کہ کبھی نماز نہ پڑھی حتیٰ کہ عید کی نماز میں بھی کبھی شریک نہ ہوا!"

(دستخط) خاکسار
چراغ دین

اب مہتمم جامعہ عثمانیہ پیر محل ضلع لائل پور کو چاہیئے کہ جامعہ عثمانیہ کے صدر مدرس کے جس عظیم الشان کارنامہ کا انہوں نے ذکر کیا ہے وہ اس شخص کا جماعت احمدیہ میں سے ہونا ثابت کریں۔

اور فرض کرو کہ اگر ایسا شخص جماعت احمدیہ میں سے بھی ہوتا تو کیا اس کے جماعت احمدیہ سے علیحدگی کے اعلان سے احمدیت پر کوئی حرف آتا تھا۔ ہرگز نہیں۔ کیا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا متعدد آیات میں ذکر نہیں کیا جو اسلام اختیار کر کے پھر اسلام سے بیزاری اور علیحدگی کا اعلان کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں اہل کتاب (یہود) کی اس سازش کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے کہ وہ اپنے آدمیوں سے کہتے کہ تم صبح کے وقت قرآن مجید پر ایمان لانے کا اعلان کرو اور پھر دن کے آخری حصہ میں بیزاری کا اعلان کردو۔ تا دوسرے لوگ بھی تمہارے انکار کو دیکھ کر اسلام سے علیحدگی کا اعلان کر دیں۔ لیکن یہود کو یہ تدبیر نہ سوجھی تھی کہ جو اسلام کا اعلان نہ کبھی کرے اور کبھی مسلمان نہ ہوا ہو اس سے بھی اسلام سے ارتداد کا اعلان کروائیں۔ مگر علمائے لائل پور کو یہ تدبیر خوب سوجھی کہ عام لوگوں میں سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے ایسے اشخاص سے بھی جماعت احمدیہ سے بیزاری اور علیحدگی کا اعلان کروایا جائے جو کسی وقت بھی جماعت احمدیہ میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ اس سے بڑا کارنامہ حضرات علماء شاید ہی کوئی پیش کر سکیں۔

پھر عصمت انبیاء کے موضوع پر تقریر سن کر احمدیت سے انحراف اور بیزاری کا اعلان اور بھی تعجب خیز ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی عصمت اور معصومیت کو حقیقی معنوں میں اگر کسی نے پیش کیا ہے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت ہی نے پیش کیا ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ محمد حسین عرف نگینہ کو احمدیہ عقائد سے کتنی واقفیت ہے۔

خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس ۱۹۶۲ء کیلئے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیغام

"پیغام تو بہت ہو چکے ہیں اب تو عمل کا سوال ہے۔ اس لئے میرا پیغام یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ نیکی اور تقوے اور عملی قوت کو ترقی دیں دنیا کا وسیع میدان حق و صداقت کی پیاس میں تڑپ رہا ہے بلکہ خود احمدیت کے نوجوان تربیت کے پیاسے ہیں۔ ان کے اندر سچائی اور روحانیت کی روح پیدا کریں کہ گویا اسلام اور احمدیت کا سارا بوجھ ان کے کندھوں پر ہے۔ منزل بہت دور کی ہے اور ہم بالکل شکستہ پا ہیں۔ خدا کی نصرت کے سوا کوئی امید کی جھلک نہیں سوائے اس کے کہ ہمارے نوجوان اپنے اندر وہ آگ پیدا کریں جو خدائی نصرت کو کھینچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۵/۱/۶۲"

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پاس عہد

سیدہ ماہ رخ پروین صاحبہ بنت مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب گول بازار ربوہ مساجد ممالک بیرون کے لئے دس روپے ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں:-

"میں نے امتحان دیتے وقت خدا تعالیٰ سے عہد کیا ہوا تھا کہ پاس ہونے پر مبلغ دس روپے مسجد فنڈ بیرون ممالک کو ادا کروں گی"

موصوفہ کو اللہ تعالیٰ نے بی اے کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے۔ قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید نعمتوں سے نوازے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیزم چوہدری ظفر احمد ونیس ایم۔ اے واقف زندگی پروفیسر ٹی۔ آئی کالج ربوہ مزید اعلےٰ تعلیم و ٹریننگ کے لئے مورخہ ۲۶/۹/۶۳ کو بفضل خدا بذریعہ ہوائی جہاز لاہور سے لندن بخیریت پہنچ چکا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

احباب جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عزیز کو اپنے اعلےٰ مقاصد میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ بخیریت واپس لائے۔ آمین اللہم آمین۔

(ولی محمد ونیس سعد اللہ پوری۔ لاہور)

دنیائے عرب کی ایک عظیم الشان تحریک

تحریک سنوسی

از روزنامہ ایشیا ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۲ء

سنوسی تحریک گذشتہ دو صدیوں کی ان دو کامیاب تحریکوں میں سے ایک ہے جنہوں نے موجودہ عرب ریاستوں کو جنم دیا پہلی تحریک محمد بن عبدالوہاب کی تحریک تھی جسے لوگ غلطی سے وہابی تحریک کہتے ہیں اس سے سلطنت نجد قائم ہوئی جو اس صدی میں سعودی عرب کے نام سے موجود ہے دوسری تحریک سنوسی تحریک ہے جس نے لیبیا کی موجودہ بادشاہت قائم کی۔

تحریک کو یہ نام اس کے بانی محمد ابن علی السنوسی سے ملا۔ جنہیں سنوسی اعظم بھی کہتے ہیں وہ ۱۷۸۷ء میں الجزائر کے ایک مقام مستغنم میں پیدا ہوئے آپ حسنی سادات کے قبیلہ ادریس سے تعلق رکھتے تھے جو ایک مدت سے شمالی افریقہ میں آباد ہو چکا تھا۔ سید سنوسی نے مراکش کے شہر فیض میں تحصیل علم کر کے اسی شہر میں معلم کی حیثیت سے کام شروع کر دیا۔ وہیں انہوں نے رائج الوقت تصوف کے مختلف مسالک کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اسی جگہ مشہور و مقبول طریقہ تجانیہ کے بانی شیخ احمد بانی سے رابطہ پیدا کیا اور ان سے ہدایات لیتے رہے

وہ فیض ہی میں تھے کہ ان کی غیر حاضری میں فرانسیسیوں نے ۱۸۳۰ء میں الجزائر پر قبضہ کر لیا۔ پھر وہ کبھی اپنے وطن واپس نہ گئے۔ وہ فیض سے قاہرہ آئے تاکہ الازہر میں تعلیم حاصل کریں۔ ان کا اپنا مطالعہ بھی بڑا وسیع تھا۔ وہ اجتہاد کے بارے میں اس وقت کے علماء سے مختلف رائے رکھتے تھے۔ جب انہوں نے اپنی تقریروں میں اس کا اظہار کیا۔ تو ان پر سخت حملے کئے گئے اور انہیں ملک سے نکل جانے پر مجبور کیا گیا۔ پھر وہ اس شہر میں آئے جہاں کی تحریک کا حرف آغاز بننے والا تھا وہ مکہ پہنچے اور یہاں اپنے آپ کو مشہور صوفی شیخ احمد الادریس سے وابستہ کر دیا۔ لیکن اجتہاد کے بارے میں آزاد خیالی مذہبی امور میں صرف قرآن و سنت کو قابل اعتماد سمجھنے اور بعد میں آنے والے بزرگوں کی اندھا دھند تقلید کی مخالفت کے باعث جلد ہی مرید اور مرشد دوسرے عقیدت مندوں کے ساتھ حجاز چھوڑ دینے پر مجبور ہو گئے۔ وہاں سے نکل کر یہ لوگ امیر اسیر کے علاقے میں یمن کی شمالی سرحد پر چلے گئے جو بڑی حد تک محمد بن عبدالوہاب کے خیالات سے متاثر تھا۔ مرشد کی وفات کے بعد السنوسی ان کے جانشین ہوئے اور مکہ واپس لوٹے اور وہاں ۱۸۳۷ء میں انہوں نے کوہ قبیس پر اپنا پہلا زاویہ یعنی روحانی اور تعلیمی مرکز قائم کیا اس طرح اصل تحریک شروع ہوئی جس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کو غیر قرآنی افعال کو ترک کرنے اور قرآن و سنت پر صحیح عمل کرنے کی تعلیم دے اور غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کرے۔

سید السنوسی کا ارادہ تھا کہ حجاز میں قیام کریں۔ لیکن وہ خود بیان کرتے ہیں کہ ایک روز انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ باہر جا کر روحانی مراکز قائم کرو۔ تب وہ شمالی افریقہ روانہ ہو گئے۔ لیبیا کے ساحل پر آ کر انہوں نے سرانائیکا کے صوبہ میں بیضہ کے مقام پر اپنا اہم ترین زاویہ قائم کیا۔ بعد میں اطالویوں کی نوآبادیاتی جارحیت کو بھانپ کر انہوں نے اپنے ہیڈ کوارٹر کو ۱۸۵۶ء میں بیضہ سے صحرائے لیبیا کے ایک نخلستان جغبوب میں منتقل کر دیا۔

تحریک کی مقبولیت

لیبیا میں پہلے زاویہ کے قیام کے بعد مزید زاویوں کا قیام اس تیزی سے عمل میں آیا کہ بالفاظ مارگولیتھ انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس اس علاقے میں ان کی تعلیمات قبولیت عام حاصل کر گئیں انہوں نے اپنے دوسرے سفر حجاز میں ۱۸۴۷ء میں مدینہ بدہ اور طائف وغیرہ میں بھی زاویے قائم کئے ۱۸۵۷ء میں ان کی وفات پر بائیس[22] زاویے موجود تھے۔ اور ان کی سب سے زیادہ تعداد لیبیا میں تھی۔ ان کے بعد تحریک کی قیادت ان کے بڑے صاحبزادے محمد مہدی کے سپرد ہوئی اور وہ ۱۹۰۱ء میں اپنی وفات تک تحریک کے سربراہ رہے۔ زاویوں کے قیام اور وسعت کا سلسلہ دنیائے عرب وسطی افریقہ اور ترکیہ میں جاری رہا۔ اور ۱۸۸۴ء میں ان کی تعداد بڑھ کر ایک سو تک جا پہنچی بعد ازاں ۱۸۹۵ء میں سید مہدی نے اپنی رہائش لیبیا کے نخلستان کفرا میں منتقل کر لی اور پھر مختصر سے وقفے کے سوا یہی جگہ تحریک کا مرکز رہی۔ مہدی کے بھتیجے سید احمد الشریف السنوسی (۱۹۰۱-۲۵ء) کی قیادت کے زمانے میں ان زاویوں کے قیام کی رفتار میں مزید ترقی ہوئی۔ لیکن تحریک کی سرگرمیوں کا رخ مسلمانوں اور افریقہ کے کافر قبیلوں میں اشاعت اسلام کی بجائے سیاسیات کی جانب مڑ گیا۔

سلسلہ سنوسیہ میں زاویوں کا طریقہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے ان کی تعمیر بالکل صاف اور عملی طریقے سے کی جاتی ہے زاویوں کے لئے عمارتوں کی تعمیر تحریک کے کارکنوں بالخصوص ان پڑھ لوگوں نے رضاکارانہ طور پر حسب حیثیت اس ادارے کو چلانے کے لئے اعانت کی زاویے خوب منظم تھے ہر ایک کے دو ہزار ممبر تھے اور ان کا ایک امیر ہوتا تھا جس کے ذمہ انتظام کی دیکھ بھال تھی زاویوں میں انہیں قرآن کی تعلیم دی جاتی اور دین کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچائی جاتیں ابتدائی اسلحہ کے استعمال کی بھی تربیت دی جاتی تھی ان میں تبلیغ کا جذبہ پیدا کیا جاتا تھا اس کی ایک عمدہ مثال وہ قافلہ ہے جو سنوسی اعظم نے خانہ بدوشوں سے خرید لیا تھا صحرا کے خانہ بدوشوں نے افریقہ کے علاقے وداعی سے ایک قافلے کو پکڑ کر حراست میں لے لیا ان کا ارادہ تھا کہ اسے سفید فام یورپی بردہ فروشوں کے ہاتھوں فروخت کریں سنوسی کو معلوم ہوا تو انھوں نے پورے کا پورا قافلہ خرید لیا۔ قافلے کے تمام لوگوں کو آزاد کر کے کچھ عرصے کے لئے انہیں جغبوب کے زاویے میں رکھا تمام اہل قافلہ نے اسلام قبول کر لیا پھر انھیں اپنی معلومات پختہ کر کے وداعی واپس بھیج دیا۔ وہاں وہ رضاکارانہ طور پر تبلیغ کا کام کرنے لگ گئے اور انھوں نے کئی غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا

سید السنوسی نے صحرا کے وسط میں نخلستان جغبوب کو اپنے مرکز کے لئے منتخب کر کے بڑی دور اندیشی کا ثبوت دیا فرانسیسی اطالوی افواج کی دسترس سے باہر ہونے اور بیرونی حملوں کی دستبرد سے محفوظ رہنے کے علاوہ اس مرکز نے ان کے لئے وسطی اور مغربی افریقہ سے رابطہ پیدا کرنے اور وہاں پر تبلیغ اسلام کے کام کو آسان کر دیا اور وسطی افریقہ میں تبلیغی سرگرمیوں کا ایک کامیاب مرکز تھا۔ اسلام جب وہاں تیزی کے ساتھ پھیلنے شروع ہوا تو عیسائی مشنریوں کو تشویش ہوئی۔ انہوں نے تحریک کو عیسائیت کا مخالف ظاہر کر کے عیسائی حکومت سے امداد چاہی۔ انیسویں صدی کے آخر میں جب تحریک کی تبلیغی سرگرمیاں وسطی افریقہ کی جھیل چاڈ۔ نائیجیریا اور سینی گال تک پھیل گئیں تو عیسائی مشنریوں کی چیخ و پکار پر فرانس آگے بڑھا اور اس نے تشدد کے ذریعہ تحریک کو کچل ڈالا۔ فرانسیسی افواج کے ساتھ سنوسیوں کا مقابلہ بیسویں صدی کے آغاز میں جھیل چاڈ کے شمال مشرق میں ضلع کینیم میں ہوا۔ ان کے ہاتھوں سے وہاں کا زاویہ نکل گیا۔ پھر دس سال کی مسلسل جنگوں کے بعد ۱۹۱۴ء میں فرانس نے تبعد کو اور تبعلی کے زاویوں پر بھی قبضہ کر لیا ادھر شمالی لیبیا میں سنوسیوں کو اطالویوں سے بھی ایک سخت جنگ لڑنی پڑی۔

تحریک کے مقاصد میں تبدیلی

سنوسی اعظم نے تحریک کو روحانی اور اخلاقی مقاصد کے ساتھ شروع کیا تھا وہ چاہتے تھے کہ مسلمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے خالص اسلام کو اختیار کریں۔ وہ بدعات کے سخت مخالف تھے۔ ان کے زاویوں کا مقصد بھی یہی تھا کہ وہاں ان کے متبعین قرآن وسنت کے مطابق خالص اسلامی زندگی گزار سکیں۔ وہ خود ایک عظیم صوفی تھے۔ اور انھیں بخوبی احساس تھا کہ روحانی روشنی کے بغیر انسان اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتا ہے اور مذہبی احکامات کی اہمیت کو پوری طرح سمجھنے سے قاصر رہ جاتا ہے زاویوں کی وسعت اور افریقیوں کے تبدیلی مذہب نے اس تبلیغی تحریک کو یورپ سے متصادم کر دیا چنانچہ سنوسی دوم کے دور قیادت میں اس کی سرگرمیوں کو وسعت دی گئی اور اسے یورپ کے خلاف صف آرا کیا گیا مقصد یہ تھا کہ تحریک کو نظم و ضبط میں رکھا جائے اور اس کے کارکنوں کو مجتمع کیا جائے تاکہ مسلمان مغرب کے ثقافتی حملوں سے اپنا دفاع کر سکیں لیکن آہستہ آہستہ دوسری سرگرمیاں بڑھتی چلی گئیں اور فرانسیسیوں اور اطالویوں کے دباؤ نے انھیں مجبور کر دیا کہ وہ اپنے آپ کو فوجی طریقے سے منظم کریں اور جنگ آزما ہوں جنگ عالمگیر ثانی نے اس تربیت کو بالکل ہی الٹ دیا اب بجائے اس کے کہ یورپ سے وہ علیحدہ رہیں انھیں اتحادیوں کے ساتھ مل کر جرمنوں کے خلاف جنگ لڑنی پڑی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تحریک اپنے اصلی مقصد کے نقطہ نظر سے ختم ہو کر حصول اقتدار کی ایک جدوجہد میں تبدیل ہو گئی۔

اس صدی کے آغاز میں مسلسل ۳۰ برس تک اس تحریک کو اطالیہ کی وحشیانہ اور تباہ کن نوآبادیاتی ہوس کا مقابلہ کرنے پر مجبور ہونا پڑا جوں جوں آزادی کی جدوجہد زور پکڑتی گئی وہ روحانی اقتدار اور ثقافتی ضروریات پر زور کم سے کم ہوتا گیا تیس برس کے اطالوی قبضے اور بعد از جنگ کے فرانسیسی اور برطانوی کنٹرول کا اثر لازمی تھا اطالوی جان بوجھ کر مقامی باشندوں کی تعلیم سے اغماض برتتے تھے انھوں نے مقامی زبان کی ترقی کو روکا اور مغربی طرز کا ایک نظام تعلیم رائج کر کے انھوں نے قوم کو اخلاقی لحاظ سے پست بنانے کی کوشش کی ذریعہ تعلیم بھی مغربی زبان کو بنایا گیا۔ فرانس اور برطانیہ کی عارضی حکومت نے حالات کو اور بگاڑ دیا حتے کہ جب آزادی حاصل ہوئی تو ملک کو فوراً انتظامی۔ اقتصادی اور تعلیمی مسائل سے دوچار ہونا پڑا مغربی طریق انتظام و تعلیم کو جاری رکھنے کے سوا چارہ نہ تھا ماہرین کی ضرورت پڑی اور طلبہ کو امور مملکت اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کے لئے یورپ روانہ کیا گیا بجٹ کے لئے سرمایہ مہیا کرنے کے لئے برطانیہ سے سٹرلنگ اور امریکہ سے ڈالر قرض لئے گئے

آج یہ مملکت نہ تو مذہب سے بیگانہ ہے نہ ہی ایک دینی مملکت ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ ماضی میں سیاسی جدوجہد کے دوران حد سے زیادہ انہماک کے باعث اسلامی ثقافت اور اسلامی نظریات کے بارے میں جو کوتاہیاں باقی رہ گئی ہیں انہیں دور کرنے میں لیبیا کے قائدین [illegible]

گوشوارہ وصولی چندہ تحریک جدید بابت سال ۲۹/۱۹ لغایت ۳۰ ستمبر ۶۳ء

نمبر شمار	نام اضلاع یا ڈویژن	کل وصولی جات ۲۹/۱۹	فیصد نمبر	نمبر شمار	نام اضلاع و ڈویژن	کل وعدہ جات سال ۲۹/۱۹	فیصدی نمبر
۱	جھنگ	۲۶،۱۶۶	۵۶٪	۲۲	پشاور	۱۰،۴۴۹	۷۹٪
۲	جہلم	۴،۳۶۱	۸۲٪	۲۳	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱۶۰	۳۸٪
۳	ڈیرہ غازیخان	۱،۲۲۳	۴۲٪	۲۴	کوہاٹ	۱،۰۰۰	۴۱٪
۴	راولپنڈی	۱۱،۰۲۶	۵۷٪	۲۵	مردان	۱،۳۱۶	۸۵٪
۵	سرگودھا	۱۸،۶۶۲	۷۶٪	۲۶	ہزارہ	۲،۵۸۱	۷۴٪
۶	سیالکوٹ	۲۲،۳۳۳	۵۹٪	۲۷	چترال	۶۷۳	پشاور میں شامل شدہ
۷	شیخوپورہ	۱۵،۱۲۱	۶۷٪	۲۸	خیرپور ڈویژن	۱۲،۵۴۴	۵۵٪
۸	کیمل پور	۴،۹۰۱	۳۸٪	۲۹	حیدرآباد ڈویژن	۲۰،۳۴۹	۷۱٪
۹	گوجرانوالہ	۱۱،۶۲۵	۶۰٪	۳۰	کوئٹہ بلوچستان	۹،۸۷۴	۷۱٪
۱۰	گجرات	۱۲،۷۵۵	۶۵٪	۳۱	کراچی	۷۰،۲۸۰	۶۴٪
۱۱	لاہور	۲۸،۱۴۸	۷۰٪	۳۲	مشرقی پاکستان	۲،۳۰۳	۲۹٪
۱۲	لائلپور	۱۹،۹۲۰	۵۸٪		کل میزان	۴،۰۸،۱۴۰	۶۰٪
۱۳	منٹگمری	۱۱،۹۲۶	۵۵٪				
۱۴	ملتان	۱۳،۷۵۳	۴۲٪				
۱۵	مظفرگڑھ	۱،۶۰۸	۳۵٪				
۱۶	میانوالی	۱،۰۵۵	۱۰۰٪				
۱۷	بہاولپور	۹۰۳	۹۴٪				
۱۸	بہاولنگر	۳،۷۳۳	۷۶٪				
۱۹	رحیم یار خان	۲،۰۲۳	۹۶٪				
۲۰	آزاد کشمیر	۱،۰۲۶	۸۱٪				
۲۱	بنوں	۷۴	۸۵٪				

ضروری نوٹ:۔ جیسا کہ اس گوشوارہ سے ظاہر ہے سال کے گیارہ مہینوں میں ساٹھ فی صدی وصولی ہوئی ہے۔ عہدیداران جماعت اور مجاہدین تحریک جدید بقیہ چالیس فی صدی رقم جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے پوری کر دیں تو صورت حال تشویشناک نہ ہوگی۔ اس جہت سے ہر مخلص کو پوری طرح بیدار ہو جانا چاہیئے مبادا یہ وقت کسی غفلت میں گزر جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحیح معنوں میں خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اول)

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ اطفال کا سالانہ اجتماع ۲۵-۲۶-۲۷ اکتوبر جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں علمی۔ ذہنی اور ورزشی مقابلوں کے علاوہ بہت سے تربیتی پروگرام بھی شامل ہیں۔

تمام مجالس کو چاہیئے کہ وہ ۷ سال سے ۱۵ سال تک کے بچوں کو اس اجتماع میں شمولیت کے لئے تیار کریں ۔۔۔ بالخصوص جہاں ابھی تک مجلس اطفال الاحمدیہ قائم نہیں ہوئی وہاں کے بچوں کو ضرور بھجوایا جائے تا وہ یہاں تربیت حاصل کر کے اپنے مقام پر مجلس قائم کر سکیں اور جماعت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دارالضیافت میں آنیوالی صدقات و عطایا جات کی رقوم

ماہ اگست ستمبر ۱۹۶۳ء میں مندرجہ ذیل مخیر احباب نے عطایا جات و صدقات کی رقوم بھجوائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص فضل سے نوازے۔ اور ہر حالت میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(از صاحبزادہ مرزا انور احمد افسر لنگرخانہ)

عطایا جات

مکرم میجر سید محمود احمد صاحب کراچی عطیہ ۲۰ ـــ ۰۰
مکرم غلام احمد صاحب مصطفےٰ لکاس براستہ رائے ونڈ ضلع لاہور " ــ ۰۰
مکرم شیخ بشارت احمد صاحب سرگودھا " ۵ ـــ ۰۰
مکرم چوہدری ادریس نصیر اللہ صاحب بدست میرزا میر احمد صاحب ربوہ " ۱۱ ـــ ۰۰
ایک صاحب نوشہرہ چھاؤنی " ایک مکمل سیٹ چائے
محترمہ بیگم صاحبہ مرزا عزیز احمد صاحب ربوہ " ۵ ـــ ۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ میجر مہاد صاحب لاہور " ۲۰ ـــ ۰۰
مکرم چوہدری نثار احمد صاحب کول مائنز اونرز خوشاب " ۵ ـــ ۰۰
مکرم مرزا محمد شفیع صاحب نورپ ٹنگ ایجنسی لاہور " ۱۰ ـــ ۰۰
مکرم حمید احمد صاحب ابن میاں بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں " ۱۰ ـــ ۰۰
مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب لاہور " ۵۰ ـــ ۰۰

صدقات

مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب احمدی جمشید کوارٹر کراچی صدقہ بکرا ۲۵ ـــ ۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب " " ۳۰ ـــ ۰۰
مکرم شیخ عبدالعزیز صاحب لاہور بذریعہ جمال یوسف صاحب " ۲۵ ـــ ۰۰
محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ پاٹ روڈ کوئٹہ " ۵۰ ـــ ۰۰
مکرم عزیز صاحب الکیمسٹس لاہور " ۳۵ ـــ ۰۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ مرزا صالح علی صاحب بذریعہ نظارت خدمت درویشاں " ۴۰ ـــ ۰۰
مکرم شیخ طلعت علی صاحب ناظم آباد کراچی " ۳۵ ـــ ۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب " دو بکرے ۶۵ ـــ ۰۰
مکرم چوہدری منظور احمد صاحب ہیڈ کانسٹیبل دارالرحمت ربوہ
بذریعہ محمد اسلم صاحب کلرک مشیر قانونی ربوہ صدقہ دو بکرے
مکرم لطیف احمد صاحب محرر لنگرخانہ ربوہ " ۵ ـــ ۰۰
مکرم چوہدری چراغ دین صاحب " " ۱ ـــ ۰۰
مکرم ملک بشارت علی صاحب اسسٹنٹ انجینئر واپڈا۔ لاہور برائے نادار مریضاں ۲۵ ـــ ۰۰
مکرم عبدالمجید خان صاحب ۹/۲ چناب ٹکسٹائل ملز لاہور صدقہ بکرا ۳۰ ـــ ۰۰
محترمہ مسز محمد نعمان صاحب محلہ شاہ چن چراغ راولپنڈی " ۲۰ ـــ ۰۰
مکرم محمد حسین احمد صاحب دیناج پور مشرقی پاکستان " ۱۱ ـــ ۶۲
محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد اسلم صاحب وکیل بذریعہ بابو محمد عالم صاحب سرگودھا " ۴۰ ـــ ۰۰
مکرم ملک عمر علی احمد صاحب۔ ملتان " ۳۰ ـــ ۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد اسلم صاحب وکیل بذریعہ ناصر احمد ناجوہ " ۱۰ ـــ ۰۰
کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ
مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب " ۵ ـــ ۰۰
از کوٹھی صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب ایک عدد جانور صدقہ
مکرم فیض احمد صاحب اسلم سول جج مردان " ۳۰ ـــ ۰۰
مکرم بشیر احمد صاحب چغتائی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ داؤ کینٹ " ۴۰ ـــ ۰۰
مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب صدقہ بکرا ۳۵ ـــ ۰۰
مکرم احمد یوسف صاحب کراچی بذریعہ افسر صاحب خزانہ " ۳۵ ـــ ۰۰
مکرم محمد یوسف صاحب نواز تحریک جدید ربوہ صدقہ ۲۰ ـــ ۰۰
محترمہ امۃ الحی صاحبہ بنت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب لاہور صدقہ بکرا ۱۰۰ ـــ ۰۰
مکرم ایس ایم شریف صاحب پرنس ٹرانسپورٹ لاہور صدقہ ۵ ـــ ۰۰
محترمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ صدقہ ۱۰ ـــ ۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب " ۲۳۵ ـــ ۰۰

مکرم شیخ طلعت علی صاحب ناظم آباد کراچی صدقہ بکرے ۱۰۵ ـــ ۰۰
مکرم شیخ حمید اللہ صاحب لائلپور صدقہ بکرا ۳۵ ـــ ۰۰
مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کراچی بذریعہ مرزا عبدالرحمٰن صاحب صدقہ ۵۰ ـــ ۰۰
مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاٹھی کراچی صاحب کراچی بکرا ۲۷۰ ـــ ۰۰
مکرم ایس ایم شریف صاحب پرنس ٹرانسپورٹ لاہور صدقہ بکرا ۳۸ ـــ ۰۰
۳۵ ـــ ۰۰
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ برائے صحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ صدقہ بکرے ۶۰ ـــ ۰۰
مکرم ڈاکٹر سردار علی صاحب دارالرحمت ربوہ صدقہ

میر محمد مسعود احمد صاحب " ۲۵ ـــ ۰۰

محترمہ بیگم صاحبہ مرزا نسیم احمد صاحب ۲۵ ـــ ۰۰

(افسر لنگرخانہ ربوہ)

پروگرام سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ اکتوبر ۶۳ء

کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے جس کے پروگرام میں سے بعض باتیں وضاحت طلب ہیں جن کے متعلق لجنات کی طرف سے استفسار آ رہے ہیں ان کو بذریعہ الفضل شائع کیا جا رہا ہے تاکہ تمام لجنات کو اطلاع ہو جائے

۱۔ چہل حدیث میں سے ۲۰ احادیث زبانی یاد کرنی ہے یہ پہلی ۲۰ احادیث مراد ہیں۔ احادیث مع ترجمہ یاد ہوں

۲۔ مضمون نگاری۔ تمام مضامین ۲۰ اکتوبر تک دفتر لجنہ اماء اللہ میں بھجوا دیئے جائیں اور ہر مضمون پر صدر لجنہ مقامی کی تصدیق ہو۔

۳۔ لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے موقع پر ایک مختصر سا مشاعرہ ہو گا جس میں صرف الیسی نظمیں پڑھنے کی اجازت ہو گی جو اخلاقی، مذہبی یا تربیتی ہوں گی نیز شاعرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ناصرات الاحمدیہ کا ترانہ لکھیں اور اجتماع کے موقعہ پر پیش کریں۔ بہترین ترانہ لکھنے والی شاعرہ کو انعام دیا جائے گا۔ لیکن تمام نظمیں غزلیں وغیرہ اجتماع سے چند روز قبل صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھجوا دی جائیں

۴۔ سب سے ضروری امر یہ ہے کہ سالانہ رپورٹیں جلد سے جلد دفتر لجنہ میں پہنچ جانی چاہئیں رپورٹوں کو پڑھنا اور پھر اول دوم سوم فیصلہ کرنے کے لئے کافی وقت چاہیئے!

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنات متوجہ ہوں

سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے لجنہ اماء اللہ کا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو چکا ہے تمام لجنات کو چاہیئے کہ اپنے حسابات کا جائزہ لیں اور بجٹ کے مطابق اپنے بقایا جات وصول کر کے بھجوائیں۔

۲۔ اپنی سالانہ رپورٹیں اور سالانہ حسابات جلد بھجوا دیں۔

۳۔ شوریٰ کے لئے ابھی سے تجاویز بھجوائیں تاکہ ایجنڈا کر کے تمام لجنات کو بھجوایا جائے

۴۔ اجتماع میں شمولیت کرنے والی نمائندگان کے نام فوراً بھجوائیں۔

۵۔ اجتماع کا چندہ بہت کم لجنات کی طرف سے وصول ہوا ہے۔ ۸ نے ممبر سالانہ کے حساب سے تمام لجنات یہ چندہ جلد از جلد جمع کروا دیں۔

۶۔ اجتماع کے پروگرام کو بہتر بنانے کے لئے یا انتظامات کے متعلق کوئی تجویز ہو تو اس سے بھی مطلع فرما دیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

انصار اللہ اور ہفتہ وصولی بقایا جات

جملہ زعماء کرام مجالس ہائے انصار اللہ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ۱۶ تا ۲۲ اکتوبر بقایا جات کی وصولی کے لئے ہفتہ منائیں اس سلسلہ میں فرداً فرداً خطوط بھی لکھے جا رہے ہیں براہ مہربانی اس کو کامیاب بنانے کے لئے وفود وغیرہ کی تشکیل سے ابھی سے معین رنگ میں پروگرام بنا لیں اور ہفتہ کے اختتام پر اپنی مساعی اور ان کے نتائج سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(قائم مقام قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

محترمہ رشیدہ عبد الغنی صاحبہ سیکرٹری لجنہ مراڑے بہادر شاہ بال آجکل صاحب فراش ہیں ان کی صحت کے لئے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (نصرت رشدی صدر لجنہ سیالکوٹ)

۲۔ میرا چھوٹا لڑکا ریاض احمد نیئر اکتوبر کے آخر میں انگلینڈ بغرض حصول تعلیم و روزگار بذریعہ ہوائی جہاز جا رہا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ عزیز بخریت انگلینڈ پہنچ کر اپنے مقصد میں کامیاب ہو اور کامیاب و کامران واپس وطن آئے۔ آمین ثم آمین۔

(حکیم سراج الدین موصی سابق درویش قادیان حال شادیوال ڈاکخانہ شادیوال ضلع گجرات)

اعلان برائے توجہ خدام الاحمدیہ و قائدین مجالس

(از محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہمارا سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس میں شمولیت کی تیاری شروع کر دیں اور خدا کا فضل اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے بکثرت اجتماع میں شمولیت کی کوشش کریں نیک باتوں کے سننے اور نیک کاموں کے کرنے کے موقع کو غنیمت سمجھنا چاہیئے زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اور کوئی نہیں جانتا کہ ہمارا کونسا کام اللہ تعالیٰ کی بخشش کو جذب کرنے کا موجب ہو گا پس زیادہ سے زیادہ تعداد میں اجتماع میں شرکت کریں اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

رسالہ تشحیذ الاذہان کا دیدہ زیب اور قیمتی سالنامہ

۲۰ اکتوبر کو پوسٹ کیا جائے گا۔

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے خریداروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ سالنامہ تشحیذ الاذہان باتصویر جو ... صفحات پر مشتمل ہے ۲۰ اکتوبر کو ربوہ سے پوسٹ کیا جائے گا اس پرچہ میں دیگر مضامین کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب جناب ثاقب صاحب زیروی اور پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے کے نہایت اہم اور قیمتی مضامین بھی شامل ہیں اس پرچہ میں سیدنا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی ایک نظم اور ایک بصیرت افروز پیغام بھی شائع ہو رہا ہے جو آپ نے احمدی بچوں کے نام مرحمت فرمایا تھا علاوہ ازیں متعدد دلآویز تصاویر بھی اس پرچہ کی زینت ہیں جو احباب اپنے بچوں کے لئے یہ پرچہ حاصل کرنا چاہیں وہ آج ہی اس کے خریدار بن کر سالانہ چندہ پانچ روپے ارسال فرمائیں سالنامہ کی قیمت ایک روپیہ ہو گی مگر ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہو گا۔ (ادارہ)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسمائے گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک سوئٹزرلینڈ کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم

۱۶۷۔ ناصرات الاحمدیہ ربوہ بذریعہ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ	۳۰۰ روپے
۱۶۸۔ ناصرات الاحمدیہ سیالکوٹ شہر بذریعہ محترمہ ممتاز قریشی صاحبہ سیکرٹری	۳۰۰ "
۱۶۹۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ گجرات منجانب والدہ ماجدہ زینب بی بی صاحبہ مرحومہ	۳۰۰ "
۱۷۰۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب ڈھاکہ	۳۰۰

(وکیل المال تحریک جدید)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پشاور ۱۴ اکتوبر۔ صوبائی گورنر ملک امیر محمد خان نے بتایا ہے کہ حکومت بچے اغوا کرنے والوں کو سخت سزائیں دینے کی تجویز پر غور کر رہی ہے اس سلسلہ میں ایک بل صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا آپ نے بتایا کہ مارشل لاء کے دوران میں جن سیاسی اسیروں کو سزا دی گئی تھی سزاؤں کی مدت ختم ہونے پر ان کے معاملات پر غور کیا جائے گا اور ہر ایک سیاسی اسیر کی انفرادی حیثیت کے پیش نظر اس کی رہائی کا فیصلہ کیا جائے گا۔

گورنر مغربی پاکستان آج صبح پشاور پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے باتیں کر رہے تھے ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا خان عبد الغفار خان کی نظر بندی کی مدت میں چھ ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے، حکومت ان کی نظر بندی سے خوش نہیں ہے اگر غفار خان یقین دلا دیں کہ وہ قابل اعتراض سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیں گے تو انہیں بخوشی رہا کر دیا جائے گا۔

• پشاور ۱۴ اکتوبر۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کل یہاں میڈیکل کالجوں کے طلبہ کو انتباہ کیا کہ وہ دھمکیاں دے کر حکومت سے اپنے مطالبات تسلیم نہیں کرا سکتے آپ نے طلباء کو جماعت میں واپس جا کر تعلیم شروع کرنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو حکومت میڈیکل کالج بند کرنے پر مجبور ہو جائے گی، صوبائی گورنر نے میڈیکل کالجوں کے طلبہ کے مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت جائز مطالبات تسلیم کرے گی مگر شرط یہ ہے کہ طلبہ غیر مشروط طور پر اپنی کلاسوں میں واپس چلے جائیں اور تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیں۔

• پیکنگ ۱۴ اکتوبر۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق دس اکتوبر کو ایک بھارتی طیارے نے لاسہ دار الحکومت تبت اور اس کے آس پاس کے علاقوں تک پرواز کی اور اسی دن ایک بھارتی طیارے نے تبت کے بعض دوسرے مقامات پر پرواز کر کے فوٹو لئے اس سلسلے میں حکومت چین نے بھارت کے نام احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے۔

• پیکنگ ۱۴ اکتوبر۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق کل رات گورنر کوانگ تنگ نے پاکستانی وفد کے اعزاز میں ڈنر دیا یہ وفد چین کے یوم انقلاب کی تقریب میں حصہ لینے کے لئے چین آیا ہوا ہے گورنر نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا پاکستانی وفد کے دورۂ چین کی وجہ سے دونوں ملکوں کی دوستی اور بڑھ گئی ہے یہ دوستی معیار پر پورا اترتی ہے اور وہ روز بروز بڑھتی چلی جائے گی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اخلاص پر مبنی ہے اور ہر آزمائش پر پوری اترتی ہے پاکستانی وفد کے قائم مقام لیڈر مسٹر اختر الدین نے اپنی جوابی تقریر میں کہا اگرچہ چین اور پاکستان کے درمیان اونچے اونچے پہاڑ ہیں جب دونوں ملکوں میں فضائی سروس شروع ہو گی تو یہ پہاڑ سر جھکا دیں گے یقیناً دونوں ملکوں کی دوستی روز بروز مستحکم تر ہوتی جائے گی۔

• پشاور ۱۴ اکتوبر۔ صوبائی گورنر ملک امیر محمد خاں نے بتایا ہے کہ حکومت چینی کی قیمتوں سے کنٹرول ہٹانے کا ارادہ نہیں رکھتی ایک اخباری نمائندے نے پوچھا کہ کھانڈ کی فراہمی کی صورتحال اطمینان بخش ہو چکی ہے کیا ایسے حالات میں حکومت کھانڈ کا کنٹرول ختم کر دیگی گورنر نے اس کا جواب نفی میں دیا اور کہا کنٹرول ختم ہونے سے نہ صرف چینی کی قیمتوں میں زبردست اضافہ ہو جائے گا بلکہ اس کی مصنوعی قلت بھی پیدا ہو جائے گی۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ بنوں میں ایک چینی کا کارخانہ قائم کیا جا رہا ہے۔

وفات

یہ خبر بڑے افسوس سے سنی جائے گی کہ محترم خواجہ محمد شفیع صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر چکوال عرصہ دو سال بعارضہ فالج بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۱/۱۰/۶۳ء صبح دس بجے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے اور نہایت مخلص اور سلسلہ کے فدائی تھے وفات کے وقت ان کی عمر ۷۱ سال تھی جنازہ بذریعہ ٹرک ۱۲ اکتوبر کو صبح ۸ بجے ربوہ لایا گیا۔ جنازہ کے ہمراہ ان کے تین صاحبزادے اور تین غیر احمدی [illegible] دو مخلصین جماعت احمدیہ چکوال اور خاکسار شامل تھے دس بجے صبح محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ تک محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ازراہ شفقت تشریف لے گئے۔ اور جنازہ کو کندھا دیا اور دیگر ناظران صدر انجمن احمدیہ بھی تشریف لے گئے۔ چنانچہ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے ان کے عزیز و اقارب کو صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(محمد اکبر افضل شاہد۔ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال)

ضروری اعلان چند ناگزیر حالات کی بناء پر رسالہ تشحیذ الاذہان ماہ اکتوبر ۶۳ء (خاص نمبر) بجائے ۵/۱۰/۶۳ کے ۲۰/۱۰/۶۳ کو پوسٹ کیا جائیگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ

• پیکنگ ۱۴ اکتوبر۔ عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے کہا ہے کہ وہ سرحدی تنازعہ کے بارے میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے بات چیت کرنے کے لئے نئی دہلی جانے کو تیار ہیں۔ کل پیکنگ میں روئٹر کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سرحدی تنازعہ پر بات چیت کسی بھی سطح پر شروع کر دینی چاہیئے۔ لیکن اس کے لئے کوئی شرط لگانی چاہیئے روس کے ساتھ اختلافات کے بارے میں مسٹر چو این لائی نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان نظریاتی اختلافات کے باوجود رابطہ قائم رہے گا۔ انہوں نے کہا جو ممالک یہ سوچ رہے ہیں کہ وہ ان اختلافات سے کوئی فائدہ اٹھا سکیں گے۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔

• مری ۱۴ اکتوبر۔ مقبوضہ کشمیر کے نئے وزیر اعظم خواجہ شمس الدین نے کہا ہے کہ میری حکومت اس تجویز پر عملدرآمد کے لئے ضروری اقدامات کرے گی۔ جس کے تحت صدر ریاست کو گورنر اور وزیر اعظم کو وزیر اعلیٰ کہا جائے گا۔ خواجہ شمس الدین نے سرینگر میں بتایا کہ میری حکومت بخشی حکومت کی پالیسیوں پر عمل کرتی رہے گی۔

• ہانگ کانگ ۱۴ اکتوبر۔ چینی نوجوانوں کے ایک میگزین کے تازہ شمارے کے مطابق موجودہ سال کے پہلے آٹھ ماہ میں مانچوریا میں چین اور روس کی سرحد کو جانے والی ۹ نئی ریلوے لائنیں مکمل کی گئی ہیں۔ مانچوریا کا علاقہ چونکہ جنگلات سے بھرا ہوا ہے۔ اس لئے نوجوانوں کے رسالے میں اس ریلوے کو جنگلات ریلوے کا نام دیا گیا ہے۔

• ماسکو ۱۴ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹریٹ کے ایک افسر آئیون اگر دف اور ان کی اہلیہ ایگزنڈرا جو امریکہ میں روس کے لئے جاسوسی کرنے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے تھے اور جنہیں اب روس میں جاسوسی کرنے والے دو امریکیوں کی رہائی کے بدلے رہا کیا گیا ہے۔ کل بذریعہ چارٹرڈ طیارہ یہاں پہنچے۔

• کراچی ۱۴ اکتوبر۔ آئندہ ہفتہ بیس ارکان پر مشتمل جاپانی نوجوانوں کا ایک وفد نئی دہلی سے لاہور پہنچے گا راولپنڈی اور پشاور کا دورہ کرنے کے بعد یہ وفد ۲۳ اکتوبر کو کراچی جائے گا۔ جہاں آل پاکستان یوتھ موومنٹ کی طرف سے اس کے اعزاز میں ایک دعوت دی جائے گی۔

• کوالالمپور۔ بدھ کو اچانک جو سیلاب آیا تھا۔ آج اس میں ہلاک ہونے والوں کی مزید لاشیں ملی ہیں۔ ان میں چھ بچے اور تین مرد شامل ہیں۔ اس سیلاب سے کم از کم تین ہزار افراد بے گھر ہو گئے۔

• لاہور ۱۴ اکتوبر۔ مجلس طلبائے قدیم شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے زیر اہتمام "تبلیغ اسلام کے وسائل و مسائل" کے موضوع پر ۱۹ اور ۲۰ اکتوبر کو دو روزہ مجلس مذاکرہ منعقد ہو رہی ہے۔ افتتاحی اجلاس ۱۹ اکتوبر کو شام کے ساڑھے چھ بجے شعبہ کی عمارت کے لان میں ہوگا صدارت پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب پروفیسر حمید احمد خاں کریں گے۔ صدر شعبہ جناب علامہ علاؤ الدین صدیقی خطبہ استقبالیہ پڑھیں گے۔ بعد ازاں جناب صدر اجلاس سے خطاب فرمائیں گے مجلس کا دوسرا اجلاس ۲۰ اکتوبر کو صبح آٹھ بجے شروع ہوگا تیسرا اجلاس اسی روز دو بجے بعد دوپہر ہوگا۔ دونوں اجلاسوں میں مذکورہ موضوع پر مقالہ نگار حضرات مقالات پڑھیں گے۔ اس مجلس مذاکرہ میں لاہور اور باہر کے کالجوں کے مندوبین کافی تعداد میں شرکت کر رہے ہیں۔

• اقوام متحدہ۔ جنوبی افریقہ اپنی نسلی امتیاز کی پالیسی پر نظر ثانی کرنے یا اقوام سے نکل جانے پر مجبور ہو جائے گا۔ یہاں کے سیاسی حلقوں نے بتایا ہے کہ جنوبی افریقہ کے خلاف صرف ایک ووٹ دیا گیا۔ جو پرتگال کا تھا۔ قرارداد میں نسلی امتیاز کی مذمت کی گئی تھی۔ اور مطالبہ کیا گیا تھا کہ جنوبی افریقہ کے گیارہ سیاسی لیڈروں کو رہا کر دیا جائے۔ جن پر بے بنیاد الزامات لگا کر مقدمات چلائے جا رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ جنرل اسمبلی میں یہ پہلا موقع ہے کہ کوئی ملک دنیا میں اس قدر تنہا رہ گیا ہو۔ جس قدر جنوبی افریقہ ہے۔

• واشنگٹن — ایٹمی توانائی کے کمیشن نے اطلاع دی ہے کہ امریکہ نے زیر زمین دو ایٹمی تجربات کئے ایک تجربہ زمین کاٹنے کے لئے ایٹمی دھماکوں کے استعمال اور دوسرا ہتھیاروں کی ترقی کے سلسلے میں کیا گیا۔

درخواست دعا

میرے ابا جان جناب مہر اللہ دتہ صاحب لائلپوری بعارضہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ ہمارا شافی مطلق خدا ابا جان محترم کو صحت کاملہ عاجلہ سے نوازے۔ آمین

(تحسینہ تبسم بنت مہر اللہ دتہ صاحب شہر لائلپور)

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰)